Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فون ۴۴۹

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

روزنامہ الفضل ربوہ

یوم اتوار

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

The Daily ALFAZL RABWAH

قیمت فی پرچہ ۳۰ پیسے

جلد ۶۸/۳۳	۲۷ ربیع الاول ۱۳۹۹ھ ۔ ۲۵ تبلیغ ۱۳۵۸ ہش ۔ ۲۵ فروری ۱۹۷۹ء	نمبر ۴۴

اخبارِ احمدیہ

ربوہ ۲۵ فروری ۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق محترم ڈاکٹر صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب کی مرسلہ آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ :-

طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے پہلے کی نسبت بہتر ہے

احبابِ جماعت بالالتزام دعائیں کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ حضور کو صحتِ کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے اور ہمیشہ اپنی خاص تائید و نصرت سے نوازتا رہے ۔ آمین

حضرت سیدہ نواب امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع یہ ہے کہ تاحال سردرد کی تکلیف ہے ۔

احباب دعائیں جاری رکھیں کہ اللہ تعالیٰ آپ کو کامل شفا عطا فرمائے اور آپ کا بابرکت سایہ تادیر سلامت رہے ۔ آمین

حضرت سیدہ نواب امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی مطلع فرماتی ہیں کہ :-

"مکرم ملک غلام فرید صاحب مرحوم کے بڑے صاحبزادے ملک مبارک احمد صاحب کا لاہور C.M.H. میں (KIDNEY) گردے کا اپریشن ہوا ہے پہلے بھی وہ کافی کمزور ہیں۔ وہ پرانے اور مخلص خادمِ دین کے بیٹے ہیں تمام احمدی بھائی اور بہنیں دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ انہیں شفائے کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے"

محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب تحریر فرماتے ہیں :-

"محترم محمد اسلم صاحب وحدت کالونی لاہور نے مکرم حاجی عبد السلام صاحب کی طرف سے جو بیرونِ ملک گئے ہوئے ہیں بارہ صد روپے برائے غریب و نادار مریضاں بھجوائے ہیں۔ احبابِ جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ ان کے کاروبار میں برکت ڈالے اور ان کے بچوں کا حافظ و ناصر ہو۔ آمین"

محترم صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب تحریر فرماتے ہیں :-

"محترم مولوی رحمت علی صاحب مرحوم سابق مبلغ انڈونیشیا کے صاحبزادے مکرم چوہدری عطاء اللہ صاحب نثار اور ان کی اہلیہ محترمہ جو کہ مکرم چوہدری احمد جان صاحب آف راولپنڈی کی صاحبزادی ہیں ۲۰ فروری کو بعد نماز جمعہ واپس آرہے تھے کہ راستہ میں حادثہ کا شکار ہو گئے جس کے باعث دونوں کو شدید چوٹیں آئی ہیں۔ اگرچہ حالت خطرہ سے باہر ہے مگر چوٹوں کی وجہ سے سخت تکلیف ہے۔ مکرم چوہدری عطاء اللہ صاحب کی کندھے کی ہڈی ٹوٹ گئی ہے اور پسلیوں میں بھی شدید ضربات ہیں۔

احبابِ جماعت سے دردمندانہ دعا کی درخواست ہے۔

بحرِ حکمت کے موتی، جوامع الکلم، جواہر الکلام

صالح انسان آہستہ آہستہ ترقی کرتا ہوا مطمئنہ کے مقام پر پہنچ جاتا ہے

یہی وہ مقام ہے جبکہ اسے اللہ تعالیٰ کی طرف سے انشراحِ صدر عطا ہوتا ہے

ارشادِ باری تعالیٰ

اَلَمْ نَشْرَحْ لَكَ صَدْرَكَ وَوَضَعْنَا عَنْكَ وِزْرَكَ (الم نشرح ۲، ۳)

ترجمہ :- کیا ہم نے تیرے لئے تیرے سینہ کو کھول نہیں دیا اور تیرے اس بوجھ کو تجھ پر سے اُتار کر پھینک نہیں دیا؟

حدیث النبی صلی اللہ علیہ وسلم

اَللّٰهُمَّ اقْسِمْ لَنَا مِنْ خَشْيَتِكَ مَا تَحُوْلُ بِهٖ بَيْنَنَا وَبَيْنَ مَعْصِيَتِكَ وَمِنْ طَاعَتِكَ مَا تُبَلِّغُنَا بِهٖ جَنَّتَكَ ۔ (ترمذی)

ترجمہ :- (رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم یہ دعا فرمایا کرتے تھے کہ) اے میرے خدا تو ہمیں خوف عطا کر جو ہمارے اور گناہوں کے درمیان روک بن جائے اور ہم سے تیری نافرمانی سرزد نہ ہو اور ہمیں اطاعت کا وہ مقام عطا کر جس کی وجہ سے تو ہمیں جنت میں پہنچا دے ۔

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

"بات یہ ہے کہ صلاح کی حالت میں انسان کو ضروری ہے کہ ہر ایک قسم کے فساد سے خواہ وہ عقائد کے متعلق ہو یا اعمال کے متعلق، پاک ہو۔ جیسے انسان کا بدن صلاحیت کی حالت اس وقت رکھتا ہے جبکہ سب اخلاط اعتدال کی حالت پر ہوں اور کوئی کم زیادہ نہ ہو لیکن اگر کوئی خلط بھی بڑھ جائے تو جسم بیمار ہو جاتا ہے اسی طرح پر روح کی صلاحیت کا مدار بھی اعتدال پر ہے۔ اسی کا نام قرآن شریف کی اصطلاح میں الصراط المستقیم ہے صلاح کی حالت میں انسان محض خدا کا ہو جاتا ہے جیسے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی حالت تھی۔ اور رفتہ رفتہ صالح انسان ترقی کرتا ہوا مطمئنہ کے مقام پر پہنچ جاتا ہے اور یہاں ہی اس کا انشراح صدر ہوتا ہے جیسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو مخاطب کر کے فرمایا اَلَمْ نَشْرَحْ لَكَ صَدْرَكَ ۔ ہم انشراح صدر کی کیفیت کو الفاظ میں بیان نہیں کر سکتے ۔"

(ملفوظات جلد اوّل صفحہ ۱۸۶)

پبلشر :- مسعود احمد ۔ پرنٹر :- سید عبد الحی ۔ مطبع :- ضیاء الاسلام پریس ربوہ ۔ مقامِ اشاعت :- دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ

روزنامہ الفضل ربوہ

۲۷ ربیع الاول ۱۳۹۹ھ

۲۵ تبلیغ ۱۳۵۸ہش

Digitized by Khilafat Library Rabwah

فرشتوں کی دعاؤں کا مورد بنانے والی نیکیاں

یوں تو جملہ نیکیوں کا (اگر وہ خلوصِ نیت اور خالصۃً حصولِ رضائے الٰہی کی غرض سے بجالائی جائیں) اللہ تعالیٰ نے بہت بڑا اجر مقدر کر رکھا ہے لیکن بعض نیکیاں ایسی بھی ہیں کہ انہیں بجالانے والوں کے بارہ میں بتایا گیا ہے کہ وہ فرشتے جنہوں نے عرش کو اٹھایا ہوا ہے اور جو اس کے چاروں طرف ہیں دعائیں کرتے ہیں۔ فرشتے جب زمین پر مومنوں کو وہ مخصوص نیکیاں بجالاتے دیکھتے ہیں تو وہ بہت خوش ہوتے ہیں اور بے اختیار ان کے لئے اللہ تعالیٰ کے حضور دعائیں کرنے لگتے ہیں ظاہر ہے کہ عرش کے ارد گرد پھیلے ہوئے فرشتے جب کسی کے حق میں دعائیں کریں گے تو وہ دعائیں جنابِ الٰہی میں ضرور مقبول ہوں گی۔ ایسی مخصوص نیکیوں میں سے فی الوقت ہم دو کا ذکر کرنا چاہتے ہیں اور وہ ہیں۔ توبہ و استغفار۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ توبہ و استغفار کو مستقل شعار بنانے کے عظیم الشان ثمرات کا ذکر کرتے ہوئے فرماتا ہے:-

"اَلَّذِیْنَ یَحْمِلُوْنَ الْعَرْشَ وَمَنْ حَوْلَهٗ یُسَبِّحُوْنَ بِحَمْدِ رَبِّهِمْ وَیُؤْمِنُوْنَ بِهٖ وَیَسْتَغْفِرُوْنَ لِلَّذِیْنَ اٰمَنُوْا ۚ رَبَّنَا وَسِعْتَ كُلَّ شَیْءٍ رَّحْمَةً وَّعِلْمًا فَاغْفِرْ لِلَّذِیْنَ تَابُوْا وَاتَّبَعُوْا سَبِیْلَكَ وَقِهِمْ عَذَابَ الْجَحِیْمِ ۝ رَبَّنَا وَاَدْخِلْهُمْ جَنّٰتِ عَدْنِ نِ الَّتِیْ وَعَدْتَّهُمْ وَمَنْ صَلَحَ مِنْ اٰبَآىِٕهِمْ وَاَزْوَاجِهِمْ وَذُرِّیّٰتِهِمْ ۭ اِنَّكَ اَنْتَ الْعَزِیْزُ الْحَكِیْمُ ۝ وَقِهِمُ السَّیِّاٰتِ ۭ وَمَنْ تَقِ السَّیِّاٰتِ یَوْمَىِٕذٍ فَقَدْ رَحِمْتَهٗ ۭ وَذٰلِكَ هُوَ الْفَوْزُ الْعَظِیْمُ ۝"

(المومن آیت ۸ تا ۱۰)

ترجمہ:- وہ فرشتے جو عرش کو اٹھائے ہوئے ہیں اور جو اس کے ارد گرد ہیں وہ اپنے رب کی تعریف کے ساتھ ساتھ اس کی پاکیزگی بھی بیان کرتے ہیں اور اس (یعنی حمد) پر پورا ایمان رکھتے ہیں اور مومنوں کے لئے استغفار کرتے ہیں (اور کہتے ہیں) اے ہمارے رب! ہر ایک چیز کا تو نے اپنی رحمت اور علم سے احاطہ کیا ہوا ہے۔ پس توبہ کرنے والوں اور اپنے راستے کے اوپر چلنے والوں کو معاف فرما اور ان کو دوزخ کے عذاب سے بچا لے۔ اے ہمارے رب! اور ان کو اور ان کے باپ دادوں اور ان کی بیویوں اور ان کی اولاد میں سے جو نیک ہوں ان کو بھی دائمی جنتوں میں داخل کر جن کا تو نے ان سے وعدہ کیا ہوا ہے۔ تو غالب اور بڑی حکمت والا ہے اور تو ان کو تمام تکلیفوں سے بچا۔ اور جس کو تو اس دن ان تکلیفوں سے محفوظ رکھے تو یقیناً تو نے اس پر رحم کیا اور یہ بڑی کامیابی ہے۔

ان آیات سے ظاہر ہے کہ استغفار اور توبہ ایسی نیکیاں ہیں جو انسانوں کو فرشتوں کی مقبول دعاؤں کا مورد بناتی ہیں۔ اور پھر فرشتے ان کے لئے جو دعائیں کرتے ہیں وہ بھی اس قدر جامع کہ ماضی حال اور مستقبل، تمام زمانوں پر حاوی ہیں۔ وہ صرف استغفار اور توبہ کو اپنا مستقل شعار بنانے والے مومنوں کے حق میں ہی دعائیں نہیں کرتے بلکہ ان کے آباء و اجداد، ان کی بیویوں اور ان کی اولادوں اور ان کی نسلوں کے لئے بھی دعائیں کرتے ہیں۔ فرشتوں کا مومنوں کے حق میں دعائیں کرنا اور پھر ان دعاؤں میں ان کے باپ دادوں، بیویوں اور اولادوں کو بھی شامل کرنا ان کی (یعنی مومنوں کی) انتہائی خوش نصیبی پر دلالت کرتا ہے اور یہ خوش نصیبی ان مومنوں کے حصہ میں آتی ہے جو استغفار اور توبہ کو اپنا مستقل شعار بناتے ہیں اور ان سے ایک لمحہ کے لئے بھی غافل نہیں ہوتے۔

○

حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کی یاد میں

تُو اِک عظیم غلامِ شہِ دو عالم تھا

سلام تجھ پہ اے نصرت جہاںؓ کے محمودؓ
سلام تجھ پہ مسیح الزماںؑ کے محمودؓ

سلام تجھ پہ اے فضلِ عمرؓ اے دل کے حلیم
سلام تجھ پہ اے مصلحؓ اے نورِ ربِّ رحیم

ہے اب بھی تازہ ترے رتبہ و مقام کی یاد
تری مجالسِ عرفاں کی تیرے جام کی یاد

تو اک عظیم غلامِ شہِ دو عالم تھا
سب اہلِ صدق و صفا کے دلوں پہ حاکم تھا

یہ قوم جس کا تو رشتہ خدا سے جوڑ گیا
یہ انجمن کہ جسے تو سجا کے چھوڑ گیا

کبھی نہ بھولے گی تیرے فیوض و احسانات
ہے یاد اب بھی تری گفتگو ترے خطبات

ہے یاد اب بھی تلاوت کا وہ عجب انداز
وہ لے وہ لہجہ وہ پُرسوز دل نشیں آواز

ترے وجود کی برکات یاد ہیں اب بھی
وہ مہر و لطف و عنایات یاد ہیں اب بھی

وہ سب سے عدل و مساوات کیسے بھول سکے
وہ گاہے گاہے ملاقات کیسے بھول سکے

تو حزبِ مہدیؑ کا دل بھی تھا اور دماغ بھی تھا
تو اپنی ذات میں دنیا بھی تھا ایاغ بھی تھا

ترے وجود میں محفل بھی تھی چراغ بھی تھا
تو باغباں بھی لالہ بھی اور باغ بھی تھا

ہمیشہ کام رہا تیرا خدمتِ قرآں
اٹھا رکھا تھا جماعت کا تو نے بارِ گراں

یہ بستی ربوہ کی تیری ہی اک کرامت ہے
ترے خدا کی یہ اک خاص ہم پہ رحمت ہے

تو وہ تھا قوموں نے جس سے ہے زندگی پائی
تو وہ تھا جس سے اسیروں نے رستگی پائی

تری تھا نزی شہرت جہاں جہاں پہنچی
کلامِ حق کی صداقت وہاں وہاں پہنچی

تمام قومیں ترے دم سے پا گئیں برکت
رہی زمیں کے کناروں تلک تجھے شہرت

مثیل تھا تو مسیحا کا حسن و احساں میں
اسی کا رنگ نمایاں تھا تیری ہر شاں میں

تو روز و شب غمِ ملت میں بیقرار رہا
تو دشمنوں کا بھی ہمدرد و غمگسار رہا

جلائیں شمعیں ہدایت کی کو بکو تو نے
بنائیں مسجدیں دنیا میں چار سُو تو نے

رہا تو برسرِ پیکار کفر سے ہر دم
کیا نظامِ خلافت کو تو نے مستحکم

ہمارے پاس ہیں تیرے علوم اور انوار
ہے ترا بیٹا ہمارا خلیفہ و سردار

زمانہ اب بھی ترا ہی زمانہ لگتا ہے
ہمیں در اس کا ترا آستانہ لگتا ہے

تری طرح ترا نام بھی حق کو پیارا ہے
وہی ہے اس کا محافظ وہی سہارا ہے

عطا ہوئی ہے اسے بھی تری ہی خوئے جمیل
ترا ہی طور و طریقہ ترا ہی روئے جمیل

تری طرح ہی اسے بھی ہے عشق قرآں سے
اسے بھی پیار ہے ہر قوم سے ہر انساں سے

گیا جہاں بھی بکھیر آیا ہاں پہ نور ہی نور
ہر اک سفر سے وہ لوٹا مظفر و منصور

صلیبیوں کے یہی ہاتھوں صلیب تڑوائی
بشر کی پوجا ہزاروں دلوں سے چھڑوائی

یہ دینِ حق کی فتوحات کا زمانہ ہے
نزولِ رحمت و برکات کا زمانہ ہے

یہ کاروانِ مسیحا تو چلتا جائے گا
بفضلِ حق قدم اس کا نہ ڈگمگائے گا

خود اپنے خون سے گلشن تھا تو نے جو سینچا
خزاں کا وقت اب اس پر کبھی نہ آئے گا

رسولِ بطحیٰؐ کا اسلام غالب آئیگا
دلوں پہ سیفِ صداقت سے فتح پائیگا

دعا ہے اپنی حضورِ خدائے بے ہمتا
بلند خلد میں ہوتا رہے مقام ترا

دعائیں تو نے ہمارے لئے جو کی تھیں یہاں
ملے سدا تجھے ان کی جزائے خیر وہاں

سلام تجھ پہ اے قوموں کے مصلح موعودؓ
سلام تجھ پہ اے فرزندِ مہدی معہودؑ

(محمد صدیق امرتسری سابق مبلغ مغربی افریقہ و جزائر فجی)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

شرفِ انسانیت اور حضرت رسولِ اکرم صلے اللہ علیہ وسلم

مکرم شیخ مبارک احمد صاحب فاضل ایڈیشنل ناظر اصلاح و ارشاد (تعلیم القرآن)

ہمارے سید و مولا حضرت رسول مقبول خاتم النبیین محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کو اللہ تعالےٰ نے بہت اونچا مقام عطا فرمایا۔ آپؐ تمام نبیوں کے سردار، آپؐ وجہِ تخلیق کائنات، اور آپ خاتم النبیین اور رحمۃ للعالمین ہیں۔

آپؐ کی ہر شان نرالی اور ہر خوبی میں آپؐ بے مثال ہیں۔ جب سے نسلِ انسانی کا وجود دنیا میں ظہور پذیر ہوا اور آئندہ قیامت تک کے پیدا ہونے والے انسانوں میں اپنے کمالاتِ عالیہ اور اپنی صفاتِ حسنہ میں منفرد ہیں۔ اور اپنے احسانات میں جو زمان و مکان کی حد بست سے باہر ہیں۔ ان میں آپؐ یکتا اور بے ہمتا ہیں۔ آپؐ کے عظیم احسانات میں سے ایک عظیم اور بے مثال احسان یہ ہے کہ آپؐ نے انسانیت کے شرف اور انسانیت کی عظمت کو علیٰ وجہ الاتم دنیا میں قائم فرمایا۔

انسانیت کے شرف اور عظمت کے قیام کے لئے آپؐ نے اعلیٰ درجہ کی تعلیم خدا تعالےٰ کی ہدایت اور وحی سے دنیا میں پیش کی۔ آپؐ سے پہلے خاص خاندانوں خاص قوموں اور خاص افراد کو تو معزز سمجھا جاتا تھا اور قوانین بھی ایسے تھے۔ جو ان کی ہی عزت و عظمت کے محافظ تھے۔ لیکن عمومی رنگ میں انسانیت کی عزت اور شرف کے لئے قوانین نہ تھے، اگر تھے تو کلی طور پر ناقص، ہر انسان کو بحیثیت انسان قدر و عظمت سے دیکھنا ناپید اور اس کی عظمت کے لئے قوانین مفقود اور غیر مکمل تھے یہ شرف ہمارے سید و مولےٰ سردار دو جہاں حضرت رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کو ہی حاصل ہے۔ کہ آپؐ نے دنیا میں پہلی مرتبہ یہ اعلان کر کے انسانی عظمت اور انسانیت کے شرف کا بنیادی قانون جاری فرمایا۔

لَقَدْ خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ

فِیْٓ اَحْسَنِ تَقْوِیْمٍ ٥

ہم نے ہر انسان کو بہت ہی اچھے انداز میں بہت ہی اچھی صورت و سیرت کے ساتھ بہت ہی اچھے طور پر اور حسین اقدار کے ساتھ پیدا کیا ہے۔ ہر انسان صحیح فطرت پر پیدا کیا گیا ہے۔ کسی قوم کا فرد ہو کسی قبیلہ کا فرد ہو۔ کسی خاندان کا فرد ہو۔ عرب ہو یا عجم، حبشی ہو یا ترکی۔ سب کے سب انسان خدا کی نظر میں

فِیْٓ اَحْسَنِ تَقْوِیْمٍ

کے سانچے میں ڈھلے ہوئے ہیں بلحاظ انسان ہونے کے رب کے سب عزت و تکریم کے مقام پر فائز ہیں۔ اس حقیقت کا دنیا میں مزید اعلان کرتے ہوئے بڑی وضاحت سے فرمایا کہ

وَلَقَدْ کَرَّمْنَا

بَنِیْٓ اٰدَمَ

ہم نے آدم کے سب بیٹوں کو ہاں سب انسانوں کو عزت و تکریم کے لباس سے آراستہ کیا ہے۔ سب انسان بنی آدم ہونے کی حیثیت سے انسانیت کے فرد ہونے کی حیثیت سے عزت و شرف کے مقام پر فائز ہیں۔ ہمارے سید و مولیٰ حضرت رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کا یہ کیسا عظیم الشان کارنامہ اور زبردست احسان ہے انسانیت پر۔ اس انسانیت پر جو آپؐ کے ظہور سے قبل دکھی تھی، مقہور تھی، مجبور تھی، مطرود تھی۔ حقارت کی نظر سے دیکھی جاتی تھی غلام اور آزاد میں تقسیم تھی۔ غلاموں کو جانوروں سے بدتر گردانا جاتا تھا لڑکیوں کو زندہ درگور کیا جاتا تھا۔ عورتوں کو آپس میں تقسیم کر لیا جاتا تھا۔ حتیٰ کہ بیٹوں تک کو وراثت میں پاتے۔ ان سے برا سلوک کرتے تھے۔ الغرض ہر طرح سے ادنےٰ خیال کی جاتی تھیں یہی نہیں بلکہ ان میں انسانیت کا عنصر معدوم خیال کیا جاتا تھا۔ انسانیت شجر و حجر سورج اور چاند کے سامنے سر جھکاتی نظر آتی تھی اور بہت سی ایسی چیزیں جو انسان اپنے ہاتھوں سے بناتا ہے۔ ان کے آگے سر جھکا کر انسانیت کو ذلیل اور رسوا کیا جاتا تھا۔ انسانیت دنیا کے ہر خطہ میں اور ہر جگہ میں روندی جاتی تھی۔ اس وقت انسانیت کے محسن اعظم ہمارے سید و مولیٰ، ہم سب کی جانیں اور ہم سب کے ماں باپ آپؐ پر فدا اور قربان ہوں آپؐ ہی نے اس دکھی انسانیت کو آرام سے نوازا۔ ذلیل انسانیت کو عزت و شرف بخشا۔ غلاموں کو آزادی کی نعمت سے متمتع کیا۔ اور ہمیشہ کے لئے غلامی کی لعنت کو دور کر کے انہیں آزادی کی دولت سے مالا مال کیا۔ اور امیر و غریب کے فرق اور امتیاز کو ختم کر کے بھائی بھائی بنا دیا۔ اور جو پسماندہ گردانے جاتے تھے ان کو اٹھایا اور رفعت سے ہمکنار کیا۔ اور دنیا میں یہ قانون عام جاری کر دیا۔

لَا یَسْخَرْ قَوْمٌ

مِّنْ قَوْمٍ (الحجرات)

کوئی قوم کسی دوسری قوم کو، کوئی طبقہ کسی دوسرے طبقہ کو کوئی گروہ کسی دوسرے گروہ کو اپنے سے حقیر نہ سمجھے اور نہ حقارت سے یاد کرے۔ اور نہ ادنےٰ خیال کرے۔ ادنےٰ و اعلیٰ کے خیال کو آپؐ نے مٹا دیا۔ اور انسانیت کو مساوات کا درس دیا۔ انسانیت کی بلندی اس کی عزت اور اس کے احترام کے لئے آپؐ نے بنیادی کام یہ کیا کہ توحید باری تعالےٰ کی تعلیم دی اور دلائل و شواہد سے اس بات کو ایک اور ایک دو کی طرح ثابت فرمایا کہ دنیا کا ایک خالق و مالک ہے اور اس کا کوئی شریک نہیں۔ وہ واحد لا شریک ہے۔ اور وہ ہر عبادت کا سزاوار ہے۔ اور دنیا کی ہر ایک چیز اس کی مخلوق ہے اور انسان کی خدمت کے لئے پیدا کی گئی ہے۔ ہر چیز کا خدا کی تقدیر و تدبیر سے یہ فرض ہے کہ وہ کسی نہ کسی رنگ میں انسان کی خدمت بجا لائے۔ اس طرح انسان کو اللہ تعالیٰ کے محبوب رسولؐ نے یہ سمجھایا کہ خدا تعالیٰ کی پیدا کردہ ہر چیز انسان کی خادم ہے اور انسان اس کا مخدوم۔ مخدوم خادم کے سامنے سر جھکائے۔ یہ کیسے ہو سکتا ہے۔ اس طرح بت پرستی اور شرک کی نجاست کے گڑھے سے انسانیت کو آپؐ نے نکالا۔ اور زبردست اور قوی عقیدہ توحید کے ذریعہ سے انسانیت کو مخدومیت کے مقام پر سرفراز کیا۔ توحید باری کا عقیدہ انسانیت کے شرف اور اس کی عظمت کا ایک بہت بڑا ذریعہ ثابت ہوا۔ اور اس عقیدۂ توحید کے ذریعہ انسانی اقدار اجاگر ہوئیں اور پہلی دفعہ انسانیت کو یہ احساس کرایا گیا کہ عزت و رفعت کے بلند مقام پر وہ فائز ہے۔ اور بلحاظ انسانیت ہر انسان کو انسان سمجھنے۔ معزز اور مکرم انسان سمجھنے کی تلقین فرما کر آپؐ نے انسانیت کے شرف کو اور انسانیت کی عزت کو دنیا میں قائم فرمایا۔

ان الٰہی فرمانوں کے ساتھ انسانیت کے شرف و عزت کو قائم کرنے کے جہاد کو آپؐ نے ہر طرح جاری رکھا۔ اور زندگی کے آخری لمحات تک آپؐ اس عظیم احسان کی فراوانی سے انسانیت کو نوازتے رہے۔ اور دنیا میں یہ منادی کرتے رہے کہ

اَحَبُّ الْخَلْقِ اِلَی اللّٰہِ

مَنْ اَحْسَنَ اِلٰی عِیَالِہٖ۔

خدا کے نزدیک تو وہ شخص محبوب اور وہ پسندیدہ ہے جو خدا کے بندوں سے حسن سلوک کرتا ہے۔ اور اس کے بندوں سے نیکی کرتا ہے۔ ہمارے سید و مولیٰ نے یہ نہیں فرمایا کہ خدا کو وہ محبوب ہیں جو عزیزوں سے حسن سلوک کرتے ہیں۔ خدا کو وہ محبوب ہیں جو اعلیٰ قوم کے لوگوں سے حسن سلوک کرتے ہیں بلکہ فرمایا تو یہ فرمایا کہ خدا کو وہ محبوب ہیں جو ہر انسان سے اور اس کے ہر بندہ سے حسن سلوک کرتے ہیں اس طرح ہمارے سید و مولےٰ نے یہ بات ذہن نشین کروائی کہ جو خدا کے بندوں سے اچھا سلوک کرتا ہے۔ یعنی انسانوں کو قدر و عظمت سے دیکھتا اور انسانیت کا احترام کرتا ہے۔ اور ہر انسان کے ساتھ بھلائی کرتا ہے وہ خدا کا پیارا ہے۔ بغیر رنگ و نسل اور مذہب و عقیدہ کی تمیز کے ہر انسان سے نیکی کرنے والا ہی خدا کے حضور ایک عزت اور محبوبیت کا درجہ پاتا ہے۔

حضرت رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کی اس اعلیٰ و ارفع تعلیم سے ظاہر ہے کہ آپؐ کے نزدیک انسانیت کا مقام بہت اونچا اور بلند تھا۔ اور آپؐ انسانیت کو ہر انسان کے لئے وجہ احترام سمجھتے تھے۔ لیکن آپؐ نے صرف اعلیٰ تعلیم پر ہی اکتفا نہیں فرمایا بلکہ اس کے ساتھ ساتھ آپؐ نے اپنے پاک عمل اور اپنے پاک نمونہ اور اپنے پاک اسوہ سے بھی انسانیت کی عظمت اور انسانیت کے شرف کو چار چاند لگا دیئے۔ آپؐ نے اپنی حیاتِ طیبہ کے ہر موقعہ اور ہر محل پر انسانیت کے احترام کو قائم و دائم رکھا۔ جنگوں اور معرکوں میں انسانیت کو آپؐ نے ذلت سے بچایا۔ امن اور خوشی کی حالت میں طاقت و قوت اور بے بسی اور کس مپرسی کے دنوں میں بھی آپؐ نے اپنے کردار سے انسانیت کی عظمت پر آنچ نہیں آنے دی۔

کتب سیرت ان باتوں سے بھری پڑی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جن میں یہ بات روز روشن کی طرح سامنے آتی ہے کہ ہمارے سیّد و مولیٰ اپنے خدام کے ساتھ بیٹھ کر ایک ہی برتن میں اور ایک ہی پلیٹ میں کھانا کھا لیتے۔ اپنے خادموں کو ان کے کام کاج کی انجام دہی میں امداد دیتے ہر ادنےٰ و اعلیٰ کو بڑے اور چھوٹے کو پہلے سلام کرتے۔ جو کوئی ساتھ ہو لیتا کبھی اسے یہ احساس نہ ہونے دیتے کہ ایک ادنےٰ شخص کسی بلند مرتبہ والے شخص کے ساتھ جا رہا ہے۔ بعض اوقات ہاتھ میں ہاتھ ڈال کر چلتے۔ آقا و غلام، حبشی و ترکی میں ذرا بھر بھی فرق نہ کرتے۔

حضرت انسؓ جو لمبا عرصہ تک حضور کی خدمت کی عزت کا شرف رکھتے ہیں بیان کرتے ہیں دس برس تک میں نے حضور کی خدمت کی حضور نے اس سارے عرصہ میں ایک دفعہ بھی مجھے اُف تک نہ کہا۔ یہ کیوں؟ اس لئے کہ آپؐ ان کو اپنے جیسا انسان سمجھتے اور انسانیت کا مقام اور اس کا احترام آپؐ کے دل میں کوٹ کوٹ کر بھرا ہوا تھا۔ اسی لئے آپؐ نے بڑے زور سے یہ اعلان فرمایا۔

اِنَّمَا اَنَا بَشَرٌ

میں بشر ہوں ہاں تمہارے جیسا انسان ہوں جہاں یہ بتانا مقصود تھا کہ بلحاظ انسانیت ہم سب ایک جیسے ہیں وہاں یہ بھی بتانا مقصود تھا کہ نبوت بھی اسے ملتی ہے جو انسانیت کی اعلیٰ اقدار کا حامل ہوتا ہے۔ اور اس کے باوجود وہ انسان ہی رہتا ہے۔

ایک دفعہ بریرہ لونڈی (جو آزادی کی نعمت حاصل کر چکی تھی) کا اپنے خاوند مغیث سے اختلاف ہوگیا، وہ بعض وجوہ کی بنا پر اپنے خاوند کے پاس رہنا نہیں چاہتی تھی۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے مغیث کی سفارش کی۔ بریرہ نے عرض کیا حضور آپؐ کا حکم ہے۔ یا سفارش۔ حضور نے فرمایا۔ سفارش! تو بریرہ نے عرض کیا حضورؐ مجھے مغیث کی حاجت نہیں۔ حضورؐ نے اس کی انسانیت کو قدر کی نگاہ سے دیکھا اور اس کی انسانیت کے عنصر کو کچلنا اور اس کی انسانیت کے جوہر کو روندنا پسند نہ فرمایا اور فرمایا ٹھیک ہے۔ تم بھی انسان ہو۔ تمہارے بھی جذبات ہیں۔ جب تم دیکھتی ہو کہ تمہارے جذبات کی تسکین کا انتظام مغیث سے نہیں ہو سکتا۔ تو تم کو کیسے مجبور کیا جا سکتا ہے۔

غریبوں کو لوگ دھتکارتے ہیں، ان سے کنی کتراتے ہیں اور ان سے حقارت کا سلوک کرتے ہیں۔ حالانکہ انسانیت کا عنصر سو فیصدی ان میں بھی ویسا ہی موجود ہوتا ہے۔ جیسے کہ امراء اور خوشحال انسانوں میں حضورؐ نے فرمایا۔ اور اپنے عمل سے اس کا مظاہرہ فرمایا۔

اَبْغُوْنِیْ فِیْ ضُعَفَائِکُمْ

کہ اگر تمہیں میری تلاش ہے۔ اگر میری توجہ میرے طالب کی خواہش ہے۔ مجھ سے تعلق کی تمنا ہے تو مجھے اپنے کمزور بھائیوں، کمزور انسانوں، غریب و محتاج اور دکھی انسانیت کا لبادہ اوڑھنے والوں میں ڈھونڈو۔ میں بہت جلدی تمہیں مل جاؤں گا۔ آپؐ کا عمل بھی اس کے مطابق ہی تھا۔ ایک تو اس طریق سے حضورؐ نے غریب و امیر کے فرق کو جو انسانیت کے عدم احترام کے لحاظ سے کیا جاتا تھا اسے مٹا دیا۔ دوسری طرف اس طبقہ کی خدمت میں اور نصرت میں اہتمام کرنے کی تلقین فرمائی اور فرمایا ان کا خیال رکھو ان کی مدد کرو۔ اور ان کی ضروریات کو پورا کرو۔

اسی ارشاد کے تسلسل میں فرمایا۔

فَاِنَّمَا تُرْزَقُوْنَ وَ
تُنْصَرُوْنَ بِضُعَفَائِکُمْ

(ترمذی)

تم اگر غریب و کمزور و محتاج انسانوں کی خدمت کروگے۔ تو خداوند تعالیٰ تمہاری نصرت کرے گا۔ تمہیں رزق وافر سے نوازے گا اور مالی برکتوں سے مالا مال کردے گا۔ کیونکہ تم نے دکھی اور محتاج انسانوں کی مدد کی۔ اور ان کی ہمدردی کی۔ اور ان کی پریشانی کو دور کر کے انسانیت کی لاج رکھی۔ اور اس کی عزت و احترام کو ملحوظ رکھا۔

حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی زبردست گواہی جسے تاریخ اسلام نے ریکارڈ کیا ہے۔ صاف بتلا رہی ہے کہ کس طرح ہمارے سیّد و مولیٰ خود بھی غرباء اور فقراء اور بے بس انسانوں کے بوجھوں کو اٹھاتے تھے۔ اور ان کی ہر طرح امداد فرماتے تھے۔

تَحْمِلُ الْکَلَّ وَ
تَکْسِبُ الْمَعْدُوْمَ
وَ تُعِیْنُ عَلٰی نَوَائِبِ
الْحَقِّ۔

اسی حقیقت کو الم نشرح کرتی ہے۔

(باقی)

ہر صاحب استطاعت احمدی کا فرض ہے کہ **اخبار الفضل** خود خرید کر پڑھے۔

وصولی چندہ مہمان خانہ مستورات

برائے جلسہ سالانہ

مہمان خانہ مستورات کے چندہ کی مد میں یکم فروری تا ۱۵ فروری ۸۰ء ۵۰-۵۳،۵۸ روپے کی آمد ہوئی ہے۔ اس طرح اب تک بہنوں نے اس مد میں کل ۵۹ - ۵۳۸، ۳۰، ۳ روپے ادا کئے ہیں۔ جبکہ مہمان خانہ پر ۴۹ - ۲۰۲، ۳۰، ۴ روپے خرچ آچکا ہے۔ اور ابھی کچھ حصہ اور تعمیر ہونے والا ہے۔ اس چندہ کی وصولی کی طرف لجنات توجہ دیں۔ اور وہ سب بہنیں جنہوں نے ابھی اس میں حصہ نہیں لیا۔ اس میں حصہ لیں۔

(مریم صدیقہ صدر لجنہ اماء اللہ)

دعائے مغفرت

(۱) میری والدہ ماجدہ سردار بیگم صاحبہ اہلیہ چوہدری عبدالستار صاحب اسلام آباد بتاریخ ۱۰ جنوری ۱۹۷۹ء بوجہ حرکت قلب بند ہو جانے کی وجہ سے وفات پا گئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔

مرحومہ پیدائش کے لحاظ سے ضلع سیالکوٹ سے تعلق رکھتی تھیں۔ احمدی خاندان میں شادی ہو گئی جہاں کتب مسیح موعود اور اخبارات سلسلہ کا گاہے گاہے مطالعہ کرنے کا موقعہ ملتا رہا۔ اور آخر کار جوانی کی عمر میں اپنے خاندان میں سب سے پہلے آپ کو احمدیت کے قبول کرنے کا شرف حاصل ہوا۔ بعد میں آپ کی تبلیغ کے نتیجہ میں آپ کے ایک بھائی بھی حلقہ بگوش احمدیت ہوئے۔ مرحومہ بہت مخلص احمدی اور مہمان نواز خاتون تھیں۔ خدمت خلق میں خاص لطف محسوس کرتیں۔ دوسروں کی تکلیف کو اپنی تکلیف محسوس کرتیں۔ پنجگانہ نماز اور روزانہ تلاوت قرآن کی پابند تھیں۔ دعا گو تھیں۔ جماعتی کاموں اور تحریکات میں حصہ لینے والی تھیں۔

مرحومہ نے اپنے پیچھے چھ بیٹے اور دو بیٹیاں چھوڑی ہیں۔

اسی دن رات کو جنازہ ربوہ لایا گیا۔ جہاں دوسرے دن یعنی ۱۱ جنوری کو نماز فجر کے بعد محترم مولانا عبدالمالک خان صاحب ناظر اصلاح و ارشاد نے نماز جنازہ پڑھائی۔ جس کے بعد قبرستان عام میں تدفین عمل میں آئی۔ قبر تیار ہونے پر محترم مولوی محمد دین صاحب ایم اے دارالرحمت غربی ربوہ نے دعا کرائی۔

احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مرحومہ کو اپنی رضا کی جنتوں میں بلند مقام عطا فرمائے۔ اور آپ کے بچوں اور دیگر پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

میجر محمد اسلم اعوان (ریٹائرڈ) اسلام آباد

(۲) برادرم الحاج محمد علی صاحب فیضی آف لاہور ۱۹ فروری کو ٹیکسلا کے مقام پر جہاں آپ ایک شادی کی تقریب پر گئے ہوئے تھے، بعمر ۸۰ سال وفات پا گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔

۲۰ فروری کو ان کے بیٹے لطیف احمد صاحب ان کا جنازہ ربوہ لائے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ نے ازراہ شفقت بعد نماز عصر نماز جنازہ پڑھائی جس کے بعد موصی ہونے کی وجہ سے مقبرہ بہشتی ربوہ میں تدفین ہوئی۔ تدفین مکمل ہونے پر محترم شیخ مبارک احمد صاحب نے دعا کرائی۔

مرحوم نے اپنی یادگار چار بیٹے اور تین بیٹیاں چھوڑی ہیں جو سب شادی شدہ ہیں۔ احباب جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ جنت الفردوس میں انکو بلند درجات عطا فرمائے۔ اور جملہ لواحقین کو صبر جمیل کی توفیق دے۔

(خاکسار الحاج محمد شریف اکاؤنٹنٹ جامعہ احمدیہ ربوہ)

درخواست ہائے دعا

(۱) محترمہ اہلیہ صاحبہ محترم چوہدری مظفرالدین صاحب بنگالی مرحوم ہفتہ عشرہ سے بعارضہ بخار، کمر درد اور اعصاب کی تکلیف سے بہت بیمار ہیں۔ (۲) ان کے بیٹے مبرور احمد طاہر بھی ہفتہ عشرہ سے بیمار ہیں۔ ان کی شفایابی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔ شیخ کرامت فاروق دارالرحمت غربی ربوہ (۳) برادرم الحاج مسعود احمد صاحب خورشید سنوری کو ان دنوں مضروب ٹانگ میں شدید درد ہے نیز برخوردار حنیف الرحمن صاحب سنوری لندن میں بریسٹ درد کے باعث علیل ہیں۔ اور کمزور ہو گئے ہیں۔ احباب انکی صحت کاملہ کے لئے دعا فرمائیں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حضرت مسیح (ناصری علیہ السّلام) صلیب پر فوت نہیں ہوئے

جماعت احمدیہ کے امام سے انٹرویو

گزشتہ سال سیّدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بنصرہ العزیز سویڈن کے شہر سٹاک ہالم تشریف لے گئے جہاں ایک سویڈش رسالہ "SO KAREN" کے نمائندہ نے آپ کا انٹرویو لیا اور بعد میں اپنے رسالہ میں ایک رپورٹ شائع کی۔ اس رپورٹ کا ترجمہ مکرم سیّد کمال یوسف صاحب مبلغ انچارج سویڈن نے ارسال کیا ہے جو قارئین الفضل کے استفادہ کے لئے ذیل میں شائع کیا جاتا ہے۔

"گرانڈ ہوٹل کے Bernadotte رائل فیملی کے نام سے موسوم رہائشی کمرہ میں ہم (حضرت) خلیفۃ (المسیح) مرزا ناصر احمد (ایدہ اللہ) سے ملے جو کہ ربوہ پاکستان میں رہتے ہیں اور اسلام کی ایک جماعت جو کہ احمدیہ جماعت کہلاتی ہے کے روحانی پیشوا ہیں۔ یہ ایک تبلیغی جماعت ہے جس کے اپنے بیان کے مطابق اس کے ممبران کی تعداد ۱۰ ملین ہے سویڈن میں بھی اس جماعت کے افراد موجود ہیں جن کی اکثریت سویڈن میں آ بسنے والے غیر ملکیوں کی ہے اور چند سویڈش ممبران بھی موجود ہیں۔

جماعت احمدیہ کے عقائد میں سے ایک دلچسپ عقیدہ یہ ہے کہ (حضرت) مسیح (علیہ السلام) صلیب پر فوت نہیں ہوئے۔ جب ان کو صلیب سے اتارا گیا تو وہ زندہ تھے اور واقعۂ صلیب کے بعد انہوں نے ہندوستان اور افغانستان کی طرف ہجرت کی۔ ہم نے (حضرت) مرزا ناصر احمد (خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ) سے پوچھا کہ آیا ہندوستان میں (حضرت) مسیح (علیہ السلام) کی آمد کے متعلق کوئی تاریخی شواہد موجود ہیں؟

انہوں نے جواب دیا کہ ہاں! بے شمار کتب میں (حضرت) مسیح (ناصری علیہ السلام) کی شمالی ہندوستان میں آمد کا ذکر موجود ہے۔ اور طب کی بہت سی بلند پایہ کتب میں ایک ایسی مشہور مرہم کا ذکر ملتا ہے جو (حضرت) مسیح (علیہ السلام) کے زخموں کیلئے اس وقت بنائی گئی جب ان کو بظاہر مُردہ ہونے کی حالت میں صلیب سے اُتارا گیا۔ ان طبی کتب میں سے بہت سی کتب سپین میں مسلمانوں کی طبی یونیورسٹیوں میں پڑھائی جاتی تھیں۔ تاریخ ہمیں یہ بتاتی ہے کہ عیسائی بشپس نے ان یونیورسٹیوں میں تعلیم حاصل کی اور ہزاروں عیسائی طلباء نے قرونِ وسطیٰ میں ان یونیورسٹیوں میں طب سیکھی۔ یہ کتب عیسائی، یہودی، مسلمان اور دیگر مذاہب سے تعلق رکھنے والے سکالرز نے لکھیں اس لئے یہ اعتراض نامناسب ہوگا کہ یہ مسلمانوں کی متعصبانہ اختراع ہے۔

افغانستان کی ایران سے ملحقہ سرحد کے قریب ہرات نامی شہر میں ایک چھوٹی سی جماعت ہے جس کے ممبران اس شہر کے اردگرد کے علاقہ میں رہائش پذیر ہیں ان کا کہنا ہے کہ وہ اسرائیلی نسل میں سے ہیں اور یہ کہ (حضرت) مسیح (علیہ السلام) واقعۂ صلیب کے بعد ان کے پاس تشریف لائے اور انہیں پیغامِ حق پہنچایا اور وہ (حضرت) مسیح (علیہ السلام) کے ذریعہ سے حلقہ بگوشِ عیسائیت ہوئے۔ ان کا یہ بھی دعویٰ ہے کہ بہت سی اناجیل موجود ہیں اور وہ اناجیل یا نیا عہد نامہ جو مغربی دنیا میں معروف ہے وہ (حضرت) مسیح (ناصری علیہ السلام) کا حقیقی عہد نامہ نہیں ہے۔

اس چھوٹی سی جماعت کا موجودہ امیر فادر جان (Father John) ہے اس کا یہ کہنا ہے کہ وہ اپنے اُن آباؤ اجداد کی ۶۳ ویں نسل میں سے ہے جنہوں نے خود (حضرت) مسیح (علیہ السلام) کو دیکھا اور ان سے عہد نامہ جدید کی تعلیم حاصل کی تھی۔

ایسی تاریخی کتب موجود ہیں جو یہ بتاتی ہیں کہ (حضرت) مسیح (علیہ السلام) نے انڈیا کے شمال میں کشمیر اور افغانستان کا دَورہ کیا تھا۔

ایک سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ (حضرت) مسیح (علیہ السلام) ان علاقوں کی طرف کیوں آئے؟ اس کا جواب یہ ہے کہ (حضرت) مسیح (ناصری علیہ السلام) کے زمانہ میں اسرائیل کے بارہ قبائل میں سے صرف دو قبیلے یروشلم اور اس کے اردگرد کے علاقہ میں رہائش پذیر تھے باقی دس قبائل ایران، کشمیر، تبت اور افغانستان میں آباد ہوگئے تھے۔

لداخ کے دار السلطنت لہ (Leh) سے پچاس کلومیٹر دُور کوہ ہمالہ کے دامن میں بُدھوں کی ایک خانقاہ ہے اس میں تقریباً دس ایسی کتب موجود ہیں جن میں (حضرت) مسیح (علیہ السلام) کی وہاں آمد کا ذکر ہے۔ تاریخی کتب میں بھی یہ تذکرہ موجود ہے کہ یہودیوں کی اُس کثیر تعداد نے جو کشمیر وغیرہ میں آباد ہوئی تھی موسوی تعلیم کو چھوڑ کر بدھ ازم اور ہندو مت کو اپنا لیا تھا قبل اس کے کہ انہوں نے (حضرت) المسیح (علیہ السلام) کو قبول کیا۔

بائیبل (حضرت) مسیح (علیہ السلام) کا اپنا قول نقل کرتی ہے کہ وہ اسرائیل کی گم شدہ بھیڑوں کی طرف بھیجے گئے ہیں تاکہ ان کو ان کے سابقہ مذہب کی طرف واپس لائیں۔ یہ دس قبائل اسرائیل کے لئے دو وجوہات کی بناء پر گم شدہ قبائل تھے۔ ایک تو اس لئے کہ انہوں نے اپنی موعودہ زمین چھوڑ دی تھی اور موسوی تعلیمات کے سرچشمہ سے ان کا تعلق منقطع ہوگیا تھا۔ وہ یروشلم سے اتنے دُور تھے کہ ان کو یہودی فقیہوں اور علماء سے تعلق کی شدید کمی محسوس ہوتی تھی۔ دوسرے اس لئے کہ انہوں نے موسوی تعلیمات کو خیرباد کہہ دیا تھا۔ اس لئے (حضرت) مسیح (ناصری علیہ السلام) یہاں آئے، ان کی تعلیم و تربیت کی اور دس کے دس قبائل کو دوبارہ موسوی تعلیمات پر قائم کیا۔

وہ عیسائی محققین جو اٹھارویں اور انیسویں صدی میں ایران اور کشمیر آئے انہوں نے لکھا کہ جو مسلمان اس خطۂ ارض میں آباد ہیں ان کے خدّوخال اسرائیلی خدّوخال سے ملتے ہیں۔ ان کے جُبّے اور چوغے پُرانے یہودیوں کے جبّوں اور چوغوں سے مشابہ ہیں۔ ان کے چھوٹے چھوٹے گاؤں کے نام عبرانی اور ان کے بچوں کے نام بھی عبرانی ہیں اور وہ اپنی زبان میں ہزاروں سال پُرانے عبرانی الفاظ استعمال کرتے ہیں۔ کشمیر کے آباد کاروں میں یہ عبرانی نام اور الفاظ کیونکر آسکتے ہیں؟

(حضرت) مرزا ناصر احمد (خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ) کا نظریہ یہ ہے کہ کشمیر اور ایران میں یہ اسرائیلی آثار اور نقوش اس بات کی دلیل ہیں کہ حضرت مسیح (علیہ السلام) نے دو ہزار سال قبل ان علاقوں میں ورود فرمایا تھا۔ انہوں نے کہا کہ انسان کو اس حقیقت کو تسلیم کر لینا چاہیئے کہ (حضرت) مسیح ناصری (علیہ السلام) نے حقیقت میں یہاں ورود فرمایا اور ننگے پاؤں انہوں نے ان یہودیوں کے دیہات میں سفر کیا اور ان کی رہنمائی کی تھی۔

انٹرویو لینے والوں میں سے ایک نے (حضرت) خلیفۃ (المسیح ایدہ اللہ) سے سوال کیا کہ آیا ان کے خیال میں (حضرت) مسیح (علیہ السلام) نے یہ سفر اس فانی اور مادی وجود کے ساتھ کیا یا یہ کوئی روحانی جسم تھا؟ (حضرت) مرزا ناصر احمد (خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ) نے جواب دیا کہ (حضرت) مسیح (علیہ السلام) نے کھانا کھایا۔ ایک روحانی وجود کھاتا ہے نہ پیتا اور نہ ہی تھکاوٹ محسوس کرتا ہے لیکن (حضرت) مسیح (علیہ السلام) کے حواری یہ گواہی دیتے ہیں کہ واقعۂ صلیب کے بعد (حضرت) مسیح (علیہ السلام) نے اُن کے ساتھ سفر کیا۔ انہوں نے اُن پر تھکاوٹ کے آثار دیکھے اور یہ درخواست کی کہ وہ ان کے ساتھ ہی رات گزاریں۔ وہ انسان جس نے ان کے ساتھ شب بسر کی اور جسے وہ مسیح کہتے ہیں وہ ایک روحانی وجود نہیں ہوسکتا جب کہ اس نے تھکاوٹ کو محسوس کیا اور اُسے بھوک کا بھی احساس ہوا۔ عہد نامہ جدید ہمیں یہ سب کچھ بتاتا ہے۔

آپ کو یہ کیسے یقین ہے کہ حضرت مسیح علیہ السلام صلیب پر فوت نہیں ہوئے؟

(حضرت) مسیح (علیہ السلام) کا واقعۂ صلیب کے بعد زندہ رہنا اور تقریباً اور تقریباً ۹۰ سال یہودیوں کی بستیوں میں پھر کر ان کو تبلیغ کرنا یہ ظاہر کرتا ہے کہ وہ صلیب پر فوت نہیں ہوئے تھے۔

"لیکن عیسائی یہ کہتے ہیں کہ وہ صلیب پر فوت ہوئے اور پھر دوبارہ زندہ ہوگئے؟"

نہیں! عیسائی یہ کہتے ہیں کہ پہلے وہ صلیب پر فوت ہوئے، تین دن مُردہ رہے، یہ تین دن انہوں نے جہنّم میں گزارے اور پھر دوبارہ وہ دنیا میں تشریف لائے۔

اس کے بعد انٹرویو لینے والوں کے ساتھ یہ گفتگو شروع ہوگئی کہ دوزخ کہاں واقع ہے اور آیا (حضرت) مسیح (علیہ السلام) مادی جسم کے ساتھ زندہ ہوئے تھے یا ایک روحانی جسم کے ساتھ اور یہ کہ وہ دوزخ سے واپس کیوں آئے تھے؟

(باقی)

الفضل خود خرید کر پڑھئے
اور یہ بھی ادارہ سے آپ کا تعاون ہوگا
(مینیجر الفضل)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نصرت انڈسٹریل سکول ربوہ

نصرت انڈسٹریل سکول میں پھولوں کی کلاس ایک مہینہ کے لئے جاری ہے۔ جو بچیاں شوق رکھتی ہیں وہ تشریف لے آئیں۔

پھول کئی قسم کے ہوں گے مثلاً کپڑے، کاغذ، باریک کپڑے، جالی وغیرہ کے۔ کلاس شام تین بجے لگائی جائے گی۔

سپیشل کلاسیں صبح کے وقت ہوں گی جن کا وقت ۸ سے ۲ بجے تک ہے۔ جن میں مشین ایمبرائڈری ہینڈ ایمبرائڈری، نیٹنگ، پینٹنگ کڑھائی وغیرہ ڈپلومہ حاصل کرنے کا داخلہ بھی شروع ہے۔ (ہیڈ مسٹرس انڈسٹریل سکول ربوہ)

شکریہ احباب

۱۔ میرے شوہر محترم چوہدری ناصر الدین صاحب (واقف زندگی) آڈیٹر تحریک جدید مورخہ ۲۵ کو تقریباً ایک بجے بعد دوپہر دل کا دورہ پڑنے سے اس دارِ فانی سے کوچ کر گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔

اس سانحہ عظیم میں افرادِ خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام، کارکنان تحریک جدید و مرکزی دفاتر نیز اعزہ و اقربا نے جس ہمدردی و غمخواری کا مظاہرہ کیا اس کے لئے میں اور مرحوم کی ضعیف والدہ تہِ دل سے ممنون ہیں۔

میرے دو بیٹے عزیزان رشید الدین اور صلاح الدین جرمنی میں مقیم ہیں نیز میری ایک بیٹی عزیزہ امۃ الباسط جو مولوی عبدالقادر صاحب مرحوم کی بہو ہے اپنے شوہر کے ہمراہ بیرونِ ملک میں غریب الوطنی کی حالت میں بچوں کو باپ کی اچانک وفات کی خبر ملنا طبعی طور پر انتہائی صدمہ کا باعث ہوا۔ عزیزان کے خطوط سے ظاہر ہے کہ انہوں نے قضا و قدر کے فیصلہ کو بڑے صبر سے قبول کیا ہے۔ فرینکفورٹ کے امام اور جرمنی میں مقیم دیگر احمدی احباب نے میرے بچوں سے جس اخوت اور ہمدردی کا سلوک کیا اس کے لئے میں ان کی احسان مند ہوں۔

اندرونِ ملک اور بیرونِ ملک سے تعزیت کے تار اور بڑی بھاری تعداد میں خطوط موصول ہوئے ہیں۔ میں سب کا فرداً فرداً جواب دینے سے قاصر ہوں لہذا ان سطور کے ذریعہ تعزیت کرنے والے بزرگوں، بھائیوں اور بہنوں کا شکریہ ادا کرتی ہوں اور درخواست کرتی ہوں کہ مرحوم کی ضعیف والدہ، میرے اور میرے بچوں کے لئے دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ ہمیں صبر کی صحیح معنوں میں توفیق عطا فرمائے اور اپنی حفاظت میں رکھے۔ آمین

(سعیدہ بیگم بیوہ چوہدری ناصر الدین صاحب مرحوم)

۲۔ میرے والد بزرگوار محترم چوہدری شکر اللہ خان صاحب موصی مورخہ ۲۶/۱/۷۹ کو اپنے مالکِ حقیقی سے جا ملے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔ ان کی وفات پر میرے عزیزوں، دوستوں، رشتہ داروں، مختلف اداروں اور ان کے سربراہوں کے انفرادی اور اجتماعی خطوط و تاروں کا سلسلہ ابھی تک پاکستان کے مختلف شہروں اور بیرونی ممالک سے جاری ہے۔ ان سب مہربانوں کا اس موقع پر میری دلجوئی کرنا اور مرحوم مغفور کے لئے دعاؤں اور نیک تمناؤں کے اظہار سے مجھے بہت ڈھارس ہوئی ہے۔ ان کے ہمدردی اور خلوص کے جذبات سے پُر خطوط نے میری طبیعت پر بہت گہرا اثر کیا ہے اور احساس ہوا ہے کہ نیک لوگوں کی جدائی سے دوستوں، عزیزوں اور بہی خواہوں پر کیا اثر ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ ان کو اس ہمدردی کی جزائے خیر دے۔

میں ہر ایک دوست وادارے کا فرداً فرداً جواب دینے سے قاصر ہوں میں اخبار کے ذریعہ سے سب محسنوں کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ ان محسنوں کو اپنی رحمتوں اور فضلوں کا حقدار بنائے۔ (ظفر اللہ خان A-33 اسٹیلائٹ ٹاؤن گوجرانوالہ)

ماہنامہ "خالد" ربوہ کے وی پی

سب خریداران ماہنامہ خالد کی خدمت میں ماہ فروری ۱۹۷۹ء کا شمارہ بذریعہ وی پی بھجوایا جا رہا ہے جن کا چندہ ختم ہے۔ ان خریداران سے درخواست ہے کہ وہ وی پی وصول فرما کر ادارہ سے تعاون فرمائیں۔

(مینجر ماہنامہ خالد ربوہ)

ضرورت انسپکٹر انصار اللہ

مجلس انصار اللہ مرکزیہ کو ایک انسپکٹر کی ضرورت ہے جو باہر مجالس میں دورہ کر کے انصار اللہ کے لائحہ عمل پر عمل درآمد کروائے اور تربیتی امور سر انجام دے سکے۔ سلسلہ کی خدمت کا شوق رکھنے والے احباب صدر صاحب مقامی اور زعیم انصار اللہ کی تصدیق کے ساتھ مندرجہ ذیل کوائف پر مشتمل درخواستیں بنام صدر صاحب مجلس انصار اللہ مرکزیہ بھجوائیں۔

نام۔ عمر۔ تعلیم۔ تجربہ۔ مکمل پتہ۔ مستقل رہائش۔ جماعتی نظام میں خدمت کی توفیق۔

(قائد عمومی مجلس انصار اللہ)

تعزیتی قرارداد

نظارت ہذا کے معلم مکرم حافظ محمد عبداللہ صاحب (والد مکرم مولانا دوست محمد صاحب شاہد مؤلف تاریخ احمدیت) ۱۶ اور ۱۷ فروری ۱۹۷۹ء کی درمیانی رات کو بعمر ۷۵ سال ربوہ میں وفات پا گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔

مرحوم نظارت اصلاح و ارشاد مقامی کے ماتحت مختلف دیہات میں تعلیم و تدریس اور تبلیغ کا کام کرتے رہے۔ مرحوم نہایت مخلص، دیندار اور تبلیغ کا شوق رکھتے تھے اور موصی تھے۔ بہشتی مقبرہ میں دفن ہوئے۔

حافظ صاحب موصوف مرحوم کی وفات سے نظارت ہذا ایک مخلص کارکن سے محروم ہو گئی ہے۔ نظارت اصلاح و ارشاد مقامی کے تمام کارکن مکرم مولانا دوست محمد صاحب شاہد اور دوسرے لواحقین سے اظہارِ ہمدردی کرتے ہوئے دعا گو ہیں کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کو اعلیٰ علیین میں جگہ دے اور تمام لواحقین کو صبرِ جمیل عطا فرمائے۔ آمین

خاکسار سید احمد علی

نائب ناظر اصلاح و ارشاد مقامی

دعائے مغفرت

میرے چھوٹے بھائی میاں غلام محمد صاحب ولد میاں ناصر الدین صاحب مرحوم ساکن صدر گوگیرہ ضلع ساہیوال مورخہ ۱۲/۲/۷۹ بوقت دو بجے دن بقضائے الٰہی فوت ہو گئے ہیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔

مرحوم موصی تھے اور سلسلہ عالیہ احمدیہ کے شیدائی تھے۔ سالہا سال تک جماعت احمدیہ صدر گوگیرہ کے سیکرٹری مال کی خدمات بجا لاتے رہے۔ نہایت درجہ مہمان نواز اور خدمت گزار۔ سلسلہ کی ہر تحریک میں حصہ لیتے تھے۔ جنازہ ربوہ لے جایا گیا۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ۱۳/۲/۷۹ کو بعد نماز ظہر مسجد مبارک میں نماز جنازہ پڑھائی۔ تدفین بہشتی مقبرہ ربوہ میں ہوئی۔ احباب جماعت مغفرت کے لئے دعا فرماویں کہ اللہ تعالیٰ اپنے قرب و جوار میں رکھے اور درجات بلند فرماوے۔

مرحوم نے اپنے پیچھے پانچ لڑکے اور چھ لڑکیاں اور بیوہ چھوڑی ہے۔ بڑا لڑکا نصیر احمد شادی شدہ ہے اور دو لڑکیاں شادی شدہ ہیں دیگر تمام بچے غیر شادی شدہ اور کم عمر ہیں۔

احباب یہ بھی دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اپنے خاص فضل و کرم سے ان کا حافظ و ناصر ہو اور اپنی امان میں رکھے۔ آمین۔ (خاکسار عبدالحق صدر جماعت احمدیہ صدر گوگیرہ ضلع ساہیوال)

درخواست ہائے دعا

۱۔ مکرم عبید السلام صاحب آف میرا بھرکا میرپور (آزاد کشمیر) اپنڈکس کی تکلیف میں مبتلا ہیں نیز زہرہ بیگم صاحبہ عرصہ سے بیمار ہیں۔ (فضل احمد شاہد کلاس جامعہ احمدیہ ربوہ)

۲۔ خاکسار چند مصائب و مشکلات میں مبتلا اور پریشان ہے (رشید احمد اختر منڈی بہاؤالدین)

۳۔ میری ہمشیرہ محترمہ نسیم اختر صاحبہ اہلیہ میاں ناصر احمد صاحب راولپنڈی میں بعارضہ قلب اچانک شدید بیمار ہو گئی ہیں۔ (ملک محمد اعظم بی۔ اے بیت الفرید دار العلوم غربی ربوہ)

۴۔ چند ماہ سے میری آنکھوں میں موتیا اتر آیا ہے (حاجی خلیل الرحمن خان پشاور شہر)

احباب جماعت ان سب کیلئے دعا فرمائیں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

فہرست صدقہ دہندگان برائے علاج نادار مریضان فضل عمر ہسپتال ربوہ

۱۱ جنوری تا ۱۰ فروری ۱۹۷۹ء

(۲)

احباب جماعت ان سب بھائی بہنوں کے لئے دعائیں فرمائیں۔

(چیف میڈیکل آفیسر فضل عمر ہسپتال ربوہ)

۸۸۔ مکرم چوہدری عبدالرحیم صاحب بتوسط مولوی برکت اللہ محمود صاحب بی ملتان	۱۰۰—۰۰
۸۹۔ // مبارک احمد صاحب طاہر مشیر قانونی تحریک جدید ربوہ	۱۰—۰۰
۹۰۔ // شیخ محمد احمد صاحب مظہر ایڈووکیٹ فیصل آباد منجانب عزیزم حسین احمد صاحب حال کراچی	۵۰—۰۰
۹۱۔ // مینیجر P.I.A ربوہ	۵۰—۰۰
۹۲۔ // حکیم خلیل احمد صاحب وہاڑی	۱۰—۰۰
۹۳۔ // محمودہ بیگم صاحبہ صدر چھاؤنی لاہور	۱۰۰—۰۰
۹۴۔ // نذیر حسین صاحب بھٹی ظفر آباد لابینی سندھ	۱۵۰—۰۰
۹۵۔ // ڈاکٹر محمد عبداللہ صاحب سیکرٹری مال بزرگوال ضلع گجرات	۱۴۳—۰۰
۹۶۔ // ملک برکت علی صاحب مرحوم واہ کینٹ	۱۰۰—۰۰
۹۷۔ // راجہ غلام حسین صاحب //	۱۰—۰۰
۹۸۔ لجنہ اماء اللہ کراچی	۱۸۳—۰۰
۹۹۔ مکرم ایم فضل الرحمٰن صاحب راولپنڈی	۲۰—۰۰
۱۰۰۔ // شیخ اعجاز مسعود صاحب //	۱۰۰—۰۰
۱۰۱۔ // شیخ نصیر احمد صاحب //	۲۰—۰۰
۱۰۲۔ // شیخ بشیر احمد صاحب //	۱۰—۰۰
۱۰۳۔ // سید ناصر صاحب //	۱۰—۰۰
۱۰۴۔ مکرمہ فرخ ناز صاحبہ اہلیہ قاضی منور احمد صاحب //	۵۰—۰۰
۱۰۵۔ // ثریا فرحت زبیری صاحبہ //	۵۰—۰۰
۱۰۶۔ // منور بیگم صاحبہ اہلیہ حمید احمد صاحب //	۱۰—۰۰
۱۰۷۔ مکرم منور صاحب //	۱۰—۰۰
۱۰۸۔ // چوہدری عنایت اللہ صاحب //	۱۰۰—۰۰
۱۰۹۔ // شیخ شان احمد صاحب //	۱۱—۰۰
۱۱۰۔ // عبدالخالق صاحب لدھیانوی //	۱۰—۰۰
۱۱۱۔ // خواجہ عبدالغفار صاحب ڈار //	۱۱—۰۰
۱۱۲۔ // علی احمد خان صاحب //	۲۰—۰۰
۱۱۳۔ مکرمہ سائرہ بیگم صاحبہ زوجہ شیخ محمد الدین صاحب //	۲۰—۰۰
۱۱۴۔ مکرم فضل الرحمٰن خان صاحب //	۱۰—۰۰
۱۱۵۔ // میجر اسلم حیات صاحب //	۱۰—۰۰
۱۱۶۔ مکرمہ بیگم کیپٹن ہادی علی خان صاحب //	۱۰—۰۰
۱۱۷۔ // منور اختر صاحبہ صدر لجنہ //	۲۰—۰۰
۱۱۸۔ مکرم کبیر الدین صاحب از طرف داداجان //	۴۴—۰۰
۱۱۹۔ // خلیل الرحمٰن صاحب مغل //	۵۰—۰۰
۱۲۰۔ // چوہدری مشتاق احمد صاحب //	۱۰—۰۰
۱۲۱۔ // میاں اللہ بخش صاحب //	۱۰—۰۰
۱۲۲۔ // بشیر الدین صاحب S.T. //	۲۵—۰۰
۱۲۳۔ // ارشاد احمد صاحب //	۵۰—۰۰
۱۲۴۔ // اجمل شاہین صاحب //	۵۰—۰۰
۱۲۵۔ // خواجہ محمد عبداللہ صاحب //	۱۵—۰۰
۱۲۶۔ // نوید احمد صاحب //	۱۰—۰۰
۱۲۷۔ // قریشی محمد عظیم صاحب //	۱۵—۰۰
۱۲۸۔ // محمد امجد علی صاحب منجانب عزیزہ بشریٰ صفی الدین صاحبہ //	۲۵—۰۰
۱۲۹۔ مکرم شیخ بشیر احمد صاحب صدر جماعت احمدیہ دریاخان	۱۵—۰۰
۱۳۰۔ // چوہدری غلام احمد صاحب زمیندار احمد نگر سندھ	۵۵—۰۰
۱۳۱۔ // میاں ریاض احمد صاحب دودھ سرگودھا	۲۰—۰۰
۱۳۲۔ // قریشی محمد انور صاحب دارالرحمت وسطی ربوہ	۱۰—۰۰
۱۳۳۔ // سیکرٹری مال جماعت احمدیہ جہلم	۱۲۵—۰۰
۱۳۴۔ مکرمہ شکیلہ فضل صاحبہ اوکاڑہ	۲۰۰—۰۰
۱۳۵۔ مکرم شیخ فاضل محمود صاحب //	۳۰—۰۰
۱۳۶۔ // میجر ظفر علی صاحب //	۱۰—۰۰
۱۳۷۔ // کیپٹن محمود احمد صاحب //	۱۰—۰۰
۱۳۸۔ // فاروق احمد صاحب //	۱۰—۰۰
۱۳۹۔ // شیخ فضل محمد صاحب //	۲۰—۰۰
۱۴۰۔ مکرمہ اہلیہ صاحبہ شیخ ناصر احمد صاحب //	۱۵—۰۰
۱۴۱۔ // صالحہ بی بی صاحبہ دارالنصر ربوہ	۱۰—۰۰
۱۴۲۔ مکرم محمد سعید احمد صاحب C.M.E.S. سرگودھا چھاؤنی	۱۰—۰۰
۱۴۳۔ // محمد اکرم صاحب سیکرٹری مال نواب شاہ	۲۰۰—۰۰
۱۴۴۔ // اے۔ ایس حمید صاحب ELMHURST. N.Y	۱۸۷—۰۰
۱۴۵۔ مکرمہ رفعت ناہید صاحبہ اہلیہ مجید احمد صاحب چک ۱۸۱ بھوڑو	۵۰—۰۰
۱۴۶۔ مکرم شیخ صدیق احمد صاحب دریاخان	۱۰—۰۰
۱۴۷۔ // عبدالسمیع صاحب ظفر دارالصدر جنوبی ربوہ	۱۰۰—۰۰
۱۴۸۔ مکرمہ حمیدہ بیگم صاحبہ اہلیہ چوہدری غلام احمد صاحب دارالصدر غربی ربوہ	۱۰۰—۰۰
۱۴۹۔ مکرم چوہدری سلطان احمد صاحب صدر جماعت چک ۹۹ شمالی	۵۷—۰۰
۱۵۰۔ مکرمہ نسیم ناصرہ صاحبہ فیکٹری ایریا ربوہ	۵۰—۰۰
۱۵۱۔ // شریفہ شوکت صاحبہ دارالرحمت وسطی //	۱۰۰—۰۰
۱۵۲۔ // فاطمہ بی بی صاحبہ اہلیہ ڈاکٹر عبدالعزیز صاحب صدر جماعت قاضی احمد	۲۵—۰۰
۱۵۳۔ // عیدو بی بی صاحبہ اہلیہ ڈاکٹر عبدالکریم صاحب مرحوم دارالنصر غربی ربوہ	۱۰—۰۰
۱۵۴۔ // والدہ صاحبہ مرزا محمد اسلم حیات بیگ صاحب //	۱۰—۰۰
۱۵۵۔ مکرم قریشی محمد جمیل صاحب سکھیکی منڈی	۱۰۰—۰۰
۱۵۶۔ مکرمہ بیگم کرنل محمود احمد صاحب دارالصدر شمالی ربوہ	۱۰—۰۰
۱۵۷۔ // صاحبزادی فرح صاحبہ بنت میجر مشتاق احمد صاحب پشاور	۳۰—۰۰
۱۵۸۔ مکرم محمود احمد صاحب مرحوم //	۲۰—۰۰
۱۵۹۔ // ونگ کمانڈر عبدالرشید احمد صاحب //	۲۵—۰۰
۱۶۰۔ // کرنل محمد اسلم صاحب //	۲۵—۰۰
۱۶۱۔ // مظفر احمد صاحب //	۱۰۰—۰۰
۱۶۲۔ // عبداللہ خان صاحب ٹھیکیدار //	۵۰—۰۰
۱۶۳۔ // نسیم احمد صاحب //	۱۰—۰۰
۱۶۴۔ // چوہدری محمد عبداللہ صاحب مردان	۱۰—۰۰
۱۶۵۔ مکرمہ رسول بی بی صاحبہ اہلیہ چوہدری عبدالکریم صاحب کنجاہ	۵۰۰—۰۰
۱۶۶۔ // بشریٰ بیگم صاحبہ شیخ سمیع اللہ صاحب پیپلز کالونی فیصل آباد	۱۰۰—۰۰
۱۶۷۔ مکرم مرزا لیاقت علی صاحب سیالکوٹ گوجرانوالہ	۱۵—۰۰
۱۶۸۔ // حکیم سید احمد شاہ صاحب //	۱۵—۰۰
۱۶۹۔ مکرمہ اقبال ریحانہ صاحبہ //	۱۵—۰۰

(باقی)

ایک ضروری اعلان

قادیان میں حمائل کی صورت میں قرآن کریم معہ تحت اللفظ ترجمہ شائع ہوا تھا یہ ترجمہ حضرت علامہ میر محمد اسحٰق صاحب رضی اللہ عنہ کا کیا ہوا ہے حاشیہ پر نہایت مفید تفسیری حواشی بھی دیئے گئے ہیں۔

اس حمائل کے دو تین نسخوں کی فوری طور پر ضرورت ہے جن احباب کے پاس یہ حمائل اچھی حالت میں موجود ہو وہ براہ مہربانی فوری طور پر نظارت اصلاح و ارشاد (تعلیم القرآن) کو اطلاع دے کر ممنون فرمائیں۔

(خاکسار شیخ مبارک احمد ناظر اصلاح و ارشاد تعلیم القرآن)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

یومِ مصلح موعود کی تقریب پر لجنہ اماء اللہ ربوہ کے جلسہ کی مختصر روداد

۲۰ر فروری ۱۹۷۹ء تین بجے شام لجنہ اماء اللہ ربوہ کے زیرِ انتظام جلسہ یوم مصلح موعود زیرِ صدارت حضرت سیدہ مریم صدیقہ صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ منعقد ہؤا۔ تلاوت قرآن کریم مکرمہ نجم النساء صاحبہ نے کی اور مکرمہ صغریٰ مرزا صاحبہ نے خوش الحانی سے نظم پڑھی۔ بعدہٗ ناصرہ بشریٰ صاحبہ، آمنہ طیبہ صاحبہ، رضیہ درد صاحبہ، ثمینہ افضل صاحبہ اور امۃ النصیر قادر صاحبہ نے پیشگوئی کا پس منظر، غرض و غایت و اہمیت اور حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی سیرتِ طیبہ کے مختلف پہلوؤں کے بارے میں تقاریر کیں۔ پھر مکرمہ صاحبزادی امۃ القدوس صاحبہ نے حضرت مصلح موعودؓ کے متعلق پیشگوئیوں پر روشنی ڈالی۔ مکرمہ ناظرہ ناظم صاحبہ آف لندن، فاطمہ گل صاحبہ، صبیحہ یاسمین صاحبہ، امۃ الباسط صاحبہ، زبیدہ شفقت صاحبہ نے خوش الحانی سے نظمیں پڑھیں۔ پھر مکرمہ صاحبزادی امۃ القدوس صاحبہ نے حضرت مصلح موعودؓ کی یاد میں اپنا کلام پڑھ کر سنایا۔

آخر میں حضرت سیدہ صدر صاحبہ لجنہ اماء اللہ مرکزیہ نے پیشگوئی مصلح موعود کی اہمیت بیان فرمائی اور بتایا کہ حضرت مصلح موعودؓ ہی اس عظیم الشان پیشگوئی کے حقیقی مصداق ہیں۔ آپ کے باون سالہ دورِ خلافت میں پیشگوئی کا ایک ایک لفظ پورا ہؤا۔ یہ پیشگوئی ثبوت ہے اسلام کی صداقت کا، حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم، حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور خلافتِ احمدیہ کی صداقت کا۔ آخر میں آپ نے خلافت سے گہرے طور پر وابستہ رہنے کی تلقین فرمائی اور حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کے ہر حکم پر لبیک کہنے اور قرآن کریم پڑھنے اور پڑھانے کی طرف خاص طور پر توجہ دلائی۔

دعا کے بعد پانچ بجے جلسہ اختتام پذیر ہؤا۔

(سلیمہ قمر ایم۔اے سیکرٹری لجنہ اماء اللہ ربوہ)

ضروری اعلان برائے امراء کرام و صدر صاحبان جماعتہائے احمدیہ

تمام موصیات کی وصایا پر نظر ثانی ہو رہی ہے۔ تمام امراء کرام و صدر صاحبان جماعتہائے احمدیہ سے گزارش ہے کہ براہِ کرم اپنے اپنے سیکرٹریانِ وصایا (صدر صاحبان مجالس موصیان) کے ذریعہ فوری طور پر اپنی جماعت کی ہر موصیہ کی زوجیت و وصیت نمبر لکھ کر اس امر سے مطلع فرمائیں کہ ان کے خاوند موصی ہیں یا کہ نہیں؟ اور بیوگان کے متعلق یہ کہ ان کے خاوند موصی تھے یا کہ نہیں؟ اگر ان کے خاوند موصی ہیں یا تھے تو ان کے نام مع ولدیت اور ان کا وصیت (یعنی خاوندوں کا وصیت نمبر) سے دفتر وصیت کو فوری طور پر ایک مجموعی فہرست بنا کر مطلع فرماویں۔ اگر خاوند موصی نہ ہوں تو اس کا اندراج ہونا چاہیئے۔ اس فہرست میں موصیہ کے نام کے آگے اس کا اپنا وصیت نمبر بھی ضرور لکھا جائے۔ براہِ کرم اس کام کی طرف فوری توجہ فرماویں اور تاخیر نہ کریں۔

تمام موصیات بھی یاد رکھیں کہ اگر جماعت کے سیکرٹری وصایا ان تک فوری طور پر نہ بھی پہنچیں تو وہ خود اپنے خاوندوں کے نام اور ولدیت اور ان کا وصیت نمبر لکھ کر دفتر کو مطلع کریں۔ اگر وہ موصی نہیں تھے تو اس امر کی اطلاع دیں۔ نظامِ جماعت کے علاوہ یہ اطلاع دینا ہر موصیہ کی ذمہ داری بھی ہے۔ عدم تعمیل کی صورت میں ہر موصیہ یا اس کے ورثاء ذمہ دار قرار پائیں گے۔ ان چند موصیات کے بارہ میں ان کے لواحقین یہ اطلاعیں بہم پہنچائیں۔ ہر موصیہ کے نام کے ساتھ اس کا اپنا وصیت نمبر ضرور درج ہونا چاہیئے۔ تاکید ہے۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز۔ ربوہ)

اجلاس سٹینڈنگ شوریٰ کمیٹی نظارت بہشتی مقبرہ

۲ر مارچ ۱۹۷۹ء بروز جمعہ بوقت نو بجے صبح سٹینڈنگ شوریٰ کمیٹی نظارت بہشتی مقبرہ کا اجلاس دار الضیافت ربوہ میں منعقد ہوگا۔ براہِ کرم تمام ممبرانِ کرام وقتِ مقررہ پر تشریف لا کر اجلاس میں شرکت فرماویں۔ فرداً فرداً بھی ممبران کو اطلاع بھجوائی جا رہی ہے۔

(سیکرٹری سٹینڈنگ شوریٰ کمیٹی نظارت بہشتی مقبرہ ربوہ)

اعلاناتِ نکاح

(۱) محترم صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب نے ۹ر فروری ۱۹۷۹ء کو بعد نماز عشاء مسجد مبارک ربوہ میں خاکسار کے بھانجے عزیزم چوہدری طاہر مسعود صاحب باجوہ پسر مکرم برادرم چوہدری مسعود احمد صاحب باجوہ آف اوکاڑہ کا نکاح ہمراہ عزیزہ طاہرہ نسیم صاحبہ سلمہا بنت مکرم برادرم چوہدری شہباز احمد صاحب باجوہ آف چونڈہ ضلع سیالکوٹ بعوض مبلغ پچاس ہزار روپیہ حق مہر پڑھا۔ احباب کرام دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو فریقین کے لئے باعثِ برکت اور ثمراتِ حسنہ بنائے۔ آمین

(لیفٹیننٹ کرنل غلام رسول ورک ۱۲۰ کیولری گراؤنڈ۔ لاہور چھاؤنی)

(۲) میری بیٹی عزیزہ بشریٰ شاہین کا نکاح بعوض پندرہ سو پونڈ حق مہر ہمراہ عزیز سید ناصر احمد صاحب ایم۔ایس سی مقیم لندن ابن سید سفیر الدین احمد صاحب مرحوم مکرم مولوی محمد شفیع صاحب اشرف مربی سلسلہ نے ۹ر فروری ۱۹۷۹ء کو بعد نماز جمعہ مسجد نور مری روڈ راولپنڈی میں پڑھا۔ عزیزہ بشریٰ شاہین مکرم میاں محمد عالم صاحب پنشنر سب انسپکٹر پولیس سابق امیر جماعتِ احمدیہ راولپنڈی کی پوتی اور مکرم بابو محمد عالم صاحب ریٹائرڈ سٹیشن ماسٹر کی نواسی ہے۔ احباب دعا فرمائیں کہ یہ رشتہ ہر دو خاندانوں کے لئے موجبِ خیر و برکت ہو۔

(میاں) محمد عبد القیوم۔ راولپنڈی

فوری ضرورت

ایک برف خانہ اور کولڈ سٹوریج چلانے کے لئے ایک ہیڈ مستری اور ۲ دو مشین مینوں کی فوری ضرورت ہے۔ صرف تجربہ رکھنے والے افراد امیر مقامی یا پریذیڈنٹ کی تصدیق کے ساتھ رابطہ قائم کریں۔ تنخواہ حسبِ لیاقت۔

ملک حمید اللہ خان۔ حسن آئس فیکٹری
ندیم آباد۔ گوجرانوالہ روڈ۔ ڈسکہ (ضلع سیالکوٹ)
ٹیلیفون نمبر ۹۸۵

الفضل میں اشتہار دے کر
اپنی تجارت کو فروغ دیں

بجلی بند

اگر بجلی بار بار بند ہو جاتی ہو یا ناقص اور مہنگے بلب وولٹیج کے اتار چڑھاؤ سے بار بار فیوز ہو جاتے ہوں تو مندرجہ ذیل پتہ پر خط لکھ کر یا فون کر کے سوئی گیس سے جلنے والے ہمارے روحی لیمپ منگوائیے جو خوبصورت اور پائیدار ہونے کے ساتھ ساتھ کم خرچ روشن جبیں بھی ہیں
اے۔آر۔ڈی۔ کارپوریشن
۴ میکلوڈ روڈ۔ لاہور
فون عطا ہوگا ۵۵۸۷۱
پاکستان کے ہر شہر میں ایجنٹ درکار ہیں

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۲